© rasailojaraid.com

مقالات

ایک نہایت اہم استفتاء

ہمارے پاس دہلی سے ایک صاحب نے ایک مطبوعہ استفتاء بھیجا ہے جس کا موضوع بجائے خود نہایت اہم ہے، اور اس لحاظ سے اس کی اہمیت اور زیادہ بڑھ گئی ہے کہ ہمارے اکابر علماء اس مسئلہ کو غیر شرعی طریقہ پر حل کرنے کی طرف مائل نظر آتے ہیں۔ ذیل میں استفتاء اور اس کا جواب درج کیا جاتا ہے:

"ماہرین علوم اسلامیہ و مفتیان شرع متین سے حسب ذیل سوالوں کا مدلل جواب کتاب و سنت اور فقہ کی روشنی میں جلد مطلوب ہے:

(۱) اگر کوئی غیر مسلم حاکم یا غیر مسلم ثالث و پنچ مسلمان مرد و عورت کے نکاح کو اسلامی احکام کے مطابق فسخ کر دے، یا غیر مسلم حاکم یا غیر مسلم ثالث و پنچ عورت پر مرد کا ظلم ثابت ہو جانے کی صورت میں مرد کی طرف سے عورت کو طلاق دیدے جیسا کہ بعض صورتوں میں مسلمان قاضی کو یہ حق حاصل ہے تو کیا نکاح فسخ ہو جائیگا اور عورت پر طلاق واقع ہو جائیگی اور عورت کو شرعاً یہ حق حاصل ہو جائیگا کہ وہ غیر مسلم کے فسخ کردہ نکاح اور ایقاع طلاق کو شرعاً درست سمجھ کر بعد عدت یا جیسی صورت ہو دوسرے مسلمان مرد سے نکاح کر سکتی ہے؟

(۲) اگر سوال مذکورۃ الصدر کا جواب نفی میں ہو یعنی شرعاً غیر مسلم کے حکم فسخ نکاح اور ایقاع طلاق کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور غیر مسلم کے فسخ نکاح یا ایقاع طلاق کے بعد بھی وہ عورت شوہر اول کی زوجیت میں باقی رہتی ہے، تو اس صورت میں جو عورت دوسرے مرد سے نکاح کریگی، اور اس دوسرے مرد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو یہ علم بھی ہو کہ اس عورت نے غیر مسلم حاکم یا غیر مسلم ثالث و پنچ کے ذریعہ سے طلاق حاصل کی ہے، تو وہ نکاح باطل و فاسد ہو گا یا نہیں؟ اور دوسرے مرد سے نکاح کے باوجود اس عورت کا دوسرے مرد سے زن و شو کا تعلق رکھنا حرام ہو گا یا نہیں؟ اور وہ دونوں شرعاً زنا کے مرتکب سمجھے جائینگے یا نہیں؟

(۳) اور دوسرے مرد سے نکاح باطل ہونے کی صورت میں جب اس دوسرے مرد سے کوئی اولاد ہو گی تو وہ ولد الحرام ہو گی یا نہیں؟ اور یہ اولاد اس دوسرے مرد کے ترکے سے محروم ہو گی یا نہیں۔

مہربانی فرما کر ان سوالوں کے جواب نمبروار مدلل تحریر فرمایئے۔" الخ

المستفتی محمد وحید الدین قاسمی حال مقیم دفتر جمعیت علماء ہند۔ گلی قاسم جان۔ دھلی

اس سوال میں بنیادی غلطی یہ ہے کہ صرف غیر مسلم حاکم یا غیر مسلم ثالث و پنچ کے بارے میں سوال کیا گیا ہے، حالانکہ سوال یہ کرنا چاہیے تھا کہ جو عدالتی نظام خدا سے بے نیاز ہو کر انسان نے خود قائم کر لیا ہو اور جس کے فیصلے انسانی ساخت کے قوانین پر مبنی ہوں اسکو خدا کا قانون جائز تسلیم کرتا ہے یا نہیں۔ اس کے ساتھ ضمنی غلطی یہ بھی ہے کہ سوال صرف فسخ و تفریق کے معاملات کے متعلق کیا گیا ہے حالانکہ اصولی حیثیت سے ان معاملات کی نوعیت دوسرے معاملات سے مختلف نہیں ہے۔

صرف نکاح و طلاق ہی کے معاملہ میں نہیں بلکہ جملہ معاملات میں غیر اسلامی عدالت کا فیصلہ اسلامی شریعت کی رو سے غیر مسلّم ہے۔ اسلام نہ اُس حکومت کو تسلیم کرتا ہے جو اصل مالک الملک، یعنی اللہ سے بے تعلق ہو کر آزادانہ و خود مختارانہ قائم ہوئی ہو، نہ اس قانون کو تسلیم کرتا ہے جو کسی انسان یا انسانوں کی کسی جماعت نے بطور خود بنا لیا ہو، نہ اُس عدالت کے حق سماعت و فصل خصومات کو تسلیم کرتا ہے جو اصل مالک و فرمانروا کے ملک میں اسکی اجازت (Sanction) کے بغیر اس کے باغیوں نے قائم کر لی ہو۔ اسلامی نقطۂ نظر سے ایسی عدالتوں کی حیثیت وہی ہے جو انگریزی قانون کی رو سے اُن عدالتوں کی قرار پاتی ہے جو برطانوی سلطنت کے حدود میں "تاج" کی اجازت کے بغیر قائم کی جائیں۔ ان عدالتوں کے جج، اُن کے کارندے اور وکیل اور ان سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فیصلہ کرانے والے جس طرح انگریزی قانون کی نگاہ میں باغی و مجرم اور بجائے خود مستلزم سزا ہیں، اسی طرح اسلامی قانون کی نگاہ میں وہ پورا عدالتی نظام مجرمانہ و باغیانہ ہے جو پادشاہ ارض وسمار کی مملکت میں اُس کے "سلطان" (چارٹر) کے بغیر قائم کیا گیا ہو اور جس میں اُسکے منظور کردہ قوانین کے بجائے کسی دوسرے کے منظور کردہ قوانین پر فیصلہ کیا جاتا ہو۔ ایسا نظام عدالت جرم مجسّم ہے۔ اس کے جج مجرم ہیں، اس کے کارکن مجرم ہیں، اس کے وکیل مجرم ہیں، اس کے سامنے اپنے معاملات لے جانے والے فریقین مجرم ہیں، اور اس کے جملہ احکام قطعی طور پر کالعدم ہیں۔ اگر ان کا فیصلہ کسی خاص معاملہ میں شریعت اسلامی کے مطابق ہو تب بھی وہ فی الاصل غلط ہے کیونکہ بغاوت اسکی جڑ میں موجود ہے۔ بالفرض اگر وہ چور کا ہاتھ کاٹیں، زانی پر کوڑے یا رجم کی سزا نافذ کریں، شرابی پر حد جاری کریں تب بھی شریعت کی نگاہ میں چور، زانی اور شرابی اپنے جرم سے اس سزا کی بنا پر پاک نہ ہونگے، اور خود یہ عدالتیں بغیر کسی حق کے ایک شخص کا ہاتھ کاٹنے یا اس پر کوڑے یا پتھر برسانے کی مجرم ہونگی، کیونکہ انہوں نے خدا کی رعیت پر وہ اختیارات استعمال کیے جو خدا کے قانون کی رو سے ان کو حاصل نہ تھے۔

ان عدالتوں کی یہ شرعی حیثیت اس صورت میں بھی علیٰ حالہٖ قائم رہتی ہے جبکہ غیر مسلم کے بجائے کوئی نام نہاد مسلمان انکی کرسی پر بیٹھا ہو۔ خدا کی باغی حکومت سے فیصلہ نافذ کرنے کے اختیارات لیکر جو شخص مقدمات کی سماعت کرتا ہے اور جو انسانوں کے بنائے ہوئے قانون کی رو سے احکام جاری کرتا ہے وہ کم از کم جج کی حیثیت سے تو مسلمان نہیں ہے بلکہ خود باغی کی حیثیت رکھتا ہے، پھر بھلا اُس کے احکام کالعدم ہونے سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں؟

یہی قانونی پوزیشن اس صورت میں بھی قائم رہتی ہے جبکہ حکومت جمہوری ہو اور اس میں مسلمان شریک ہوں۔ خواہ مسلمان کسی جمہوری حکومت میں قلیل التعداد ہوں یا کثیر التعداد، یا وہ ساری آبادی مسلمان ہو جس نے جمہوری اصول پر نظام حکومت قائم کیا ہو، بہرحال جس حکومت کی بنیاد اس نظریہ پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو کہ اہل ملک خود مالک الملک (Sovereign people) ہیں اور ان کو خود اپنے لیے قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے، اُس کی حیثیت اسلام کی نگاہ میں بالکل ایسی ہے جیسے کسی بادشاہ کی رعیت اُسکے خلاف علم بغاوت بلند کرے اور اُسکے بالمقابل اپنی خود مختارانہ حکومت قائم کرے جس طرح ایسی حکومت کو اُس بادشاہ کا قانون کبھی جائز تسلیم نہیں کرسکتا اُسی طرح اس نوع کی جمہوری حکومت کو خدا کا قانون بھی تسلیم نہیں کرتا۔ ایسی جمہوری حکومت کے تحت جو عدالتیں قائم ہونگی، خواہ انکے جج قومی حیثیت سے مسلمان ہوں یا غیر مسلم انکے فیصلے بھی اسی طرح کالعدم ہونگے جس طرح کہ صورت اول و دوم میں بیان کیے گئے ہیں۔

یہ جو کچھ عرض کیا گیا ہے اسکی صحت پر پورا قرآن دلیل ہے۔ تاہم چونکہ سائل نے کتاب و سنت کی تصریحات کا مطالبہ کیا ہے اسلیے محض چند آیات قرآنی یہاں پیش کی جاتی ہیں:

(۱) قرآن کی رو سے اللہ تعالیٰ مالک الملک ہے۔ خلق اسی کی ہے لہذا فطرۃً امر کا حق (Right to rule) بھی صرف اسی کو پہنچتا ہے۔ اسکے مُلک (Dominion) میں، اُسکی خلق پر، خود اس کے سوا کسی دوسرے کا امر جاری ہونا اور حکم چلنا بنیادی طور پر غلط ہے:-

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ (آل عمران ۳)	کہو اے اللہ، مالک الملک! توجس کو چاہے ملک دے اور جس سے چاہے چھین لے۔
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ (فاطر - ۲)	وہ ہے اللہ، تمہارا رب، مُلک اسی کا ہے۔
لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ (بنی اسرائیل - ۱۲)	پادشاہی میں کوئی اس کا شریک (partner) نہیں ہے۔
فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ (المومن - ۲)	لہذا حکم اللہ بزرگ و برتر ہی کے لیے خاص ہے۔
وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهٖٓ اَحَدًا (الکہف - ۴)	اور وہ اپنے حکم میں کسی کو اپنا حصہ دار نہیں بناتا۔
اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ (اعراف - ۷)	خبردار! خلق اُسی کی ہے اور امر بھی اُسی کا ہے۔
يقولون هل لنا من الامر من شيءٍ	لوگ پوچھتے ہیں کیا امر میں، ہمارا بھی کچھ حصہ ہے؟ کہدو کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قل ان الامر کلہ للّٰہ (آل عمران - ۱۶) امر سارا کا سارا اللہ کے لیے مخصوص ہے -

(۲) اس اصل الاصول کی بنا پر قانون سازی کا حق انسان سے بالکلیہ سلب کر لیا گیا ہے، کیونکہ انسان مخلوق اور رعیت ہے، . . . . . . اور رعیت کا کام صرف اس قانون کی پیروی کرنا ہے جو مالک الملک نے بنایا ہو - اُسکے قانون کو چھوڑ کر جو شخص یا ادارہ خود کوئی قانون بناتا ہے یا کسی دوسرے کے بنائے ہوئے قانون کو تسلیم کر کے اسکے مطابق فیصلہ کرتا ہے وہ طاغوت (باغی اور خارج از اطاعتِ حق) ہے، اور اس سے فیصلہ چاہنے والا اور اسکے فیصلہ پر عمل کرنے والا بھی بغاوت کا مجرم ہے :-

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلَالٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ (النحل - ۱۵)

اور تم اپنی زبانوں سے جن چیزوں کا ذکر کرتے ہو انکے متعلق جھوٹ گھڑ کر یہ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال lawful اور یہ حرام (unlawful) ہے -

اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَاءَ (اعراف - ۱)

جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتارا گیا ہے اسی کی پیروی کرو اور اُسکے سوا دوسرے اولیاء (اپنے ٹھیرائے ہوئے کارسازوں) کی پیروی نہ کرو -

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (المائدہ - ۷)

اور جو اس قانون کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا ہے تو ایسے تمام لوگ کافر ہیں -

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ (النساء - ۹)

اے نبی! کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں اُس ہدایت پر ایمان لانے کا جو تم پر اور تم سے پہلے کے انبیاء پر اتاری گئی ہے اور پھر چاہتے ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ طاغوت سے کرائیں حالانکہ انہیں حکم یہ دیا گیا تھا کہ طاغوت سے کفر کریں (یعنی اس کے حکم کو تسلیم نہ کریں) -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۳) خداوند عالم کی زمین پر صحیح حکومت اور صحیح عدالت صرف وہ ہے جو اُس قانون کی بنیاد پر قائم ہو جو اُس نے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ سے بھیجا ہے۔ اسی کا نام خلافت ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (النساء - ۹)

اور ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے اسی لیے بھیجا ہے کہ حکم الٰہی کی بنا پر اس کی اطاعت کی جائے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ (النساء - ۱۶)

اے نبی! ہم نے تمہاری طرف کتاب برحق نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان اس روشنی کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے تمہیں دکھائی ہے۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ..... اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ (المائدہ - ۷)

اور یہ کہ تم اُنکے درمیان حکومت کرو اس ہدایت کے مطابق جو اللہ نے اتاری ہے اور اُنکی خواہشات کی پیروی نہ کرو اور ہوشیار رہو کہ وہ تمہیں فتنہ میں مبتلا کرکے اس ہدایت کے کسی جزو سے نہ پھیر دیں جو اللہ نے تمہاری طرف نازل کی ہے..... کیا یہ لوگ جاہلیت کی حکومت چاہتے ہیں؟

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (ص - ۲)

اے داؤد! ہم نے تمکو خلیفہ مقرر کیا ہے لہذا تم حق کے ساتھ لوگوں کے درمیان حکومت کرو اور اپنی خواہش نفس کی پیروی نہ کرو کہ اللہ کے راستہ سے وہ تم کو بھٹکا لے جائیگی۔

(۴) اس کے برعکس ہر وہ حکومت اور ہر وہ عدالت باغیانہ ہے جو خداوند عالم کے بھیجے ہوئے پیغمبروں کے لائے ہوئے قانون کے بجائے کسی دوسری بنیاد پر قائم ہو بلا لحاظ اس کے کہ تفصیلات میں ایسی حکومتوں اور عدالتوں کی نوعیتیں باہم کتنی ہی مختلف ہوں۔ اُن کے تمام افعال بے اصل، بے وزن، اور باطل ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کے حکم اور فیصلہ کے لیے سرے سے کوئی جائز بنیاد ہی نہیں ہے۔ حقیقی مالک الملک نے جب انہیں سلطان (charter) عطا ہی نہیں کیا تو وہ جائز حکومتیں اور عدالتیں کس طرح ہو سکتی۔ وہ تو جو کچھ کرتی ہیں، خدا کے قانون کی رو سے سب کا سب کالعدم ہے۔ اہلِ ایمان (یعنی خدا کی وفادار رعایا) اُنکے وجود کو بطور ایک خارجی واقعہ کے (de facto) تسلیم کر سکتے ہیں، مگر بطور ایک جائز وسیلۂ انتظام و فصل قضایا کے (de jure) تسلیم نہیں کر سکتے۔ ان کا کام اپنے اصلی فرمانروا (اللہ) کے باغیوں کی اطاعت کرنا اور ان سے اپنے معاملات کا فیصلہ چاہنا نہیں ہے۔ اور جو ایسا کریں وہ ادعائے اسلام وایمان کے باوجود وفاداروں کے زمرہ سے خارج ہیں۔ یہ بات صریح عقل کے خلاف ہے کہ کوئی حکومت اپنی رعایا پر باغیوں کے اقتدار کو جائز رکھے اور اسے ان کا حکم ماننے کی اجازت دے:۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا (الکہف-۱۲)

اے نبی! ان سے کہو، کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اپنے اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ ناکام و نامراد کون ہیں؟ وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی پوری سعی بھٹک گئی (یعنی انسانی کوششوں کے فطری مقصود، رضائے الٰہی سے ہٹ کر دوسرے مقاصد کی راہ میں صرف ہوئی)، اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم خوب کام کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے احکام ماننے سے انکار کیا اور اسکی ملاقات (یعنی اسکے سامنے حاضر ہو کر حساب دینے) کا عقیدہ قبول نہ کیا۔ اسلیے ان کے سب اعمال حبط (کالعدم) ہو گئے اور قیامت کے روز ہم انہیں کوئی وزن نہ دینگے۔

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ (ہود-۵)

یہ عاد ہیں جنہوں نے اپنے رب کے احکام ماننے سے انکار کیا اور اسکے رسولوں کی اطاعت نہ کی اور ہر جبار دشمنِ حق کے احکام کا اتباع کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ (ہود-۹)

اور ہم نے موسیٰ کو اپنی آیات اور واضح و روشن سلطان کے ساتھ فرعون اور اسکے اعیان ریاست کے پاس بھیجا مگران لوگوں نے (ہمارے فرستادہ شخص کے بجائے) فرعون کے امر کی پیروی کی حالانکہ فرعون کا امر درست نہ تھا (یعنی مالک الملک کے سلطان پر مبنی نہ تھا)۔

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا (الکہف-۴)

اور تو کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کر جسکے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے (یعنی اس حقیقت کے شعور و ادراک سے کہ ہم اسکے رب ہیں) غافل پایا اور جس نے اپنی خواہش نفس کی پیروی کی اور جس کا امر حق سے ہٹا ہوا ہے۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا (اعراف-۴)

اے نبی کہدو کہ میرے رب نے حرام کیا ہے فحش کاموں کو خواہ وہ کھلے ہوں یا چھپے، اور معصیت کو، اور حق کے بغیر ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کو، اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ (حاکمیت یا الوہیت میں) اُن کو شریک کرو جن کے لیے اللہ نے کوئی سلطان نازل نہیں کیا ہے۔

وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (یوسف-۵)

اور تم اللہ کو چھوڑ کر جنکی بندگی کرتے ہو وہ تو محض نام ہیں جو تم نے اور تمہارے اگلوں نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے کوئی سلطان نازل نہیں کیا ہے۔ حکم صرف اللہ کے لیے خاص ہے۔ اس کا فرمان ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہ بجا لاؤ۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (النساء-۱۸)

اور جو کوئی رسول سے جھگڑا کرے درانحالیکہ راہ راست اسکو دکھادی گئی ہو اور ایمان داروں کا راستہ چھوڑ کر دوسری راہ چلنے لگے اس کو ہم اسی طرف چلا دینگے جدھر وہ خود مڑ گیا اور اسے جہنم میں جھونکینگے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (النساء - ۹)

پس تیرے رب کی قسم وہ ہرگز مومن نہ ہونگے جب تک کہ اے نبی! تجھ کو اپنے باہمی اختلاف میں فیصلہ کرنے والا نہ تسلیم کریں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلٰى مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا (النساء - ۹)

اور جب ان سے کہا گیا کہ آؤ اس حکم کی طرف جو اللہ نے اتارا ہے اور آؤ رسول کی طرف تو تو نے منافقوں کو دیکھا کہ تجھ سے جھڑک رہے ہیں۔

وَلَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا (النساء - ۲۰)

اور اللہ نے کافروں (یعنی اپنی سلطنت کے باغیوں) کے لیے اہلِ ایمان (یعنی اپنی وفادار رعایا) پر کوئی راہ نہیں رکھی ہے۔

یہ قرآن کے محکمات ہیں۔ ان میں کچھ بھی متشابہ نہیں ہے۔ اسلام کے نظام فکر، نظام اخلاق اور نظام تمدن کی بنیاد جس مرکزی عقیدہ پر رکھی گئی ہے وہی اگر متشابہ رہ جاتا تو قرآن کا نزول ہی معاذاللہ بے کار ہوتا۔ اسیلیے قرآن نے اس کو اتنے صاف اور قطعی طریقہ سے بیان کردیا ہے کہ اس میں دو رائیں ہونے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ اور قرآن کی ایسی تصریح کے بعد ہم کو ضرورت نہیں کہ حدیث یا فقہ کی طرف رجوع کریں۔ پھر جبکہ اسلام کی ساری عمارت ہی اس سنگِ بنیاد پر کھڑی ہے کہ اللہ نے جس چیز کے لیے کوئی سلطان نہ اتارا ہو وہ بے اصل ہے، اور اللہ کے سلطان سے بے نیاز ہوکر جو چیز بھی قائم کی گئی ہو اسکی قانونی حیثیت سراسر کالعدم ہے، تو کسی خاص معاملہ کے متعلق یہ دریافت کرنے کی کوئی حاجت نہیں رہتی کہ اُس معاملہ میں بھی کسی غیر الٰہی حکومت کی عدالتوں کا فیصلہ شرعاً نافذ ہوتا ہے یا نہیں۔ جس بچے کا نطفہ ہی حرام سے قرار پایا ہو اسکے بارے میں یہ کب پوچھا جاتا ہے کہ اسکے ناخن یا اسکے بال بھی حرامی ہیں یا نہیں؟ خنزیر جب پورا کا پورا حرام ہے تو اسکی کسی خاص بوٹی کے متعلق یہ سوال کب پیدا ہوتا ہے کہ وہ بھی حرام ہے یا نہیں؟ پس یہ سوال کرنا کہ فسخ نکاح اور تفریق بین الزوجین اور ایقاع طلاق کے بارے میں غیر الٰہی عدالتوں کا فیصلہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نافذ ہوتا ہے یا نہیں، اسلام سے ناواقفیت کی دلیل ہے، اور اس سے زیادہ ناواقفیت کی دلیل یہ ہے کہ سوال صرف غیر مسلم ججوں کے بارے میں کیا جائے۔ گویا سائل کے نزدیک جو نام کے مسلمان غیر الٰہی نظام عدالت کے پرزوں کی حیثیت سے کام کر رہے ہوں اُن کا فیصلہ تو نافذ ہو ہی جاتا ہوگا۔ حالانکہ خنزیر کے جسم کی کسی بوٹی کا نام "بکرے کی بوٹی" رکھ دینے سے نہ تو وہ بوٹی فی الواقع بکرے کی بوٹی بن جاتی ہے اور نہ حلال ہی ہو سکتی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اسلام کے اس اصل الاصول کو تسلیم کرنے کے بعد غیر الٰہی حکومت کے تحت مسلمانوں کی زندگی مشکل ہو جاتی ہے۔ لیکن مسلمانوں کی زندگی کو آسان کرنے کے لیے اسلام کے اولین بنیادی اصول میں ترمیم نہیں کی جا سکتی۔ مسلمان اگر غیر الٰہی حکومتوں کے اندر رہنے کی آسانی چاہتے ہیں تو انہیں اصولِ اسلام میں ترمیم کرنے، یا بالفاظ دیگر اسلام کو غیر اسلام بنانے کا اختیار حاصل نہیں ہے؛ البتہ مرتد ہونے کا موقع ضرور حاصل ہے۔ کوئی چیز یہاں ارتداد سے مانع نہیں۔ شوق سے اسلام کو چھوڑ کر کسی آسان طریقِ زندگی کو قبول کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ مسلمان رہنا ہی چاہتے ہیں تو ان کے لیے صحیح اسلامی طریقہ یہ نہیں ہے کہ غیر الٰہی حکومت میں رہنے کی آسانیاں پیدا کرنے کے لیے ایسے حیلے ڈھونڈتے پھریں جو اسلام کے بنیادی اصولوں سے متعارض ہوں، بلکہ صرف ایک راستہ ان کے لیے کھلا ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ جہاں بھی وہ ہوں، حکومت کے نظریہ کو بدلنے اور اصولِ حکمرانی کو درست کرنے کی سعی میں اپنی پوری قوت صرف کریں۔

© rasailojaraid.com